۲۷۔اللہ کہاں ہیں

اللہ کہاں ہیں اس بارے میں بڑا اختلاف ہے، اوراس کی وجہ یہ ہے کہ اس بارے میں مختلف آیتیں اور مختلف احادیث ہیں، اس لئے کسی ایک کو متعین کرنا مشکل ہے

اس لئے اس بارے میں 6 جماعتیں ہوگئی ہیں،

اس عقیدے کے بارے میں 38 آیتیں اور 6 حدیثوں میں آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

اللہ کے بارے میں چار باتیں یاد رکھنا ضروری ہے

[۱] اللہ واجب الوجود ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیں گے، وہ تمام چیزوں کا خالق ہے، اس میں فنا نہیں، اس لئے انکی ذات یا صفات میں فنا نہیں ہے

[۲] وہ جہت سے پاک ہے، یعنی کسی جہت میں نہیں ہے، یعنی اوپر، یا نیچے، یا دائیں، یا بائیں نہیں ہے

[۳] وہ کیفیت سے پاک ہے، یعنی انسانوں اور چیزوں میں جو مختلف کیفیات ہیں، اللہ میں یہ نہیں ہیں، کیونکہ اللہ تو خود کیفیت کو پیدا کرنے والا ہے، تو اللہ میں کیفیت کیسے ہوگی۔

[۴] اللہ کی طرح کوئی چیز نہیں ہے، نہ صفات میں اس کی مثل ہے، اور نہ ذات میں کوئی مثل ہے

اس لئے کسی صفت کے بارے میں یہ ہے کہ وہ اللہ کی صفت کی طرح ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظی طور پر وہ ہماری صفت کی طرح معلوم ہوتا ہے، لیکن حقیقی معنی میں وہ چیز ہی کوئی اور ہے، جس کا ہم ادراک نہیں کر سکتے، اور نہ اس کا شعور رکھ سکتے ہیں، اس لئے اللہ کی کسی بھی صفت کو مخلوقات کی صفات پر ہرگز قیاس نہ کریں۔

اس کی دلیل کے لئے یہ آیت، اور حدیث ہے

1۔لیس کمثله شیء و هو السمیع البصیر۔(آیت ۱۱، سورت الشوری ۴۲)

ترجمہ۔کوئی چیز اللہ کے مثل نہیں ہے، اور وہی ہے جو ہر بات سنتا ہے، سب کچھ دیکھتا ہے

اس آیت میں ہے کہ اللہ کی طرح کوئی چیز نہیں ہے، تو ہم کیسے یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ ہماری طرح وہ کرسی پر بیٹھے ہیں، یا ہماری طرح ان کے ہاتھ اور پاؤں ہیں، یا ہماری صفت کی طرح ان کی صفت ہے

1۔عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ قال الله : اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر ، فاقروا ان شئتم ﴿ فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین﴾۔(آیت ۱۷، سورت السجدۃ ۳۲)(بخاری شریف، کتاب بدء الخلق، باب جاء فی صفۃ الجنۃ وانھا مخلوقۃ، ص ۵۴۱، نمبر ۳۲۴۴ / مسلم شریف، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب صفۃ الجنۃ، ص ۱۲۲۸، نمبر ۲۸۲۴، نمبر ۷۱۳۲)

ترجمہ۔حضور پاک ﷺ نے فرمایا، کہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمت تیار رکھی ہیں کہ، کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہے، کسی کان نے سنا نہیں ہے، کسی انسان کے دل پر اس کا خیال بھی نہیں گزرا، اور اس کی دلیل کے لئے یہ آیت پڑھو (کسی متنفس کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے

آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان چھپا رکھا ہے)

اس حدیث میں ہے کہ جنت کی نعمتیں نہ آنکھ نے دیکھی ہے، اور نہ کان نے سنا ہے، اور نہ دل میں اس کا خیال گزرا ہے، جب جنت کی نعمتوں کا یہ حال ہے جو مخلوق ہیں، تو ہم اللہ کی ذات کا اور ان کی صفات کی کیفیت کا تصور کیسے کر سکتے ہیں، اس لئے اللہ کی ذات کہاں ہے، اور اس کی کیفیت کیا ہے، اس بارے میں اپنی رائے قائم نہ کریں اور نہ اپنے اور مخلوق پر قیاس کریں۔

[۱] پہلی جماعت

پہلی جماعت کی رائے ہے کہ اللہ اپنی شان کے مطابق ہر جگہ موجود ہے

لیکن کس کیفیت سے موجود ہے، ذات کے ساتھ موجود ہے، یا علم وقدرت، وبصیرت کے ساتھ موجود ہے اس بارے میں وہ کچھ بحث نہیں کرتی، کیونکہ اللہ جہت اور کیفیت سے پاک ہے

ان کی دلیل یہ آیتیں ہیں

جو حضرات کہتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے، ان کی دلیل یہ آیتیں ہیں

1۔هو معكم اينما كنتم و الله بما تعملون بصير۔(آیت ۴، سورت الحدید ۵۷)

ترجمہ۔تم جہاں بھی اللہ تمہارے ساتھ ہے، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو خوب دیکھ رہا ہے

2۔و لا ادنى من ذالک و لا اكثر الا هو معهم اين ما كانوا۔(آیت ۷، المجادلۃ ۵۸)

ترجمہ۔اس سے کم ہوں یا زیادہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ انکے ساتھ ہوتا ہے

3۔اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا۔(آیت ۴۰، سورت التوبۃ ۹)

ترجمہ۔جب حضورؐ اپنے ساتھی حضرت ابو بکرؓ سے کہہ رہے تھے، غم مت کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہیں

4۔ فلا تهنوا و تدعوا الى السلم و انتم الاعلون و الله معكم ۔(آیت ۳۵, محمد ۴۷)

ترجمہ۔اے مسلمانوں تم کمزور پڑ کر صلح کی دعوت نہ دو، تم ہی سربلند رہو گے، اللہ تمہارے ساتھ ہے

5۔و اذا سألک عبادی فانی قريب۔(آیت ۱۸۶، سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔اے حضورؐ جب آپ سے میرا بندہ پوچھتا ہے، تو کہہ دو کہ میں بہت قریب ہوں

6۔و نعلم ما توسوس به نفسه ونحن اقرب اليه من حبل الوريد۔(آیت ۱۶، ق ۵۰)

ترجمہ۔اورانسان کے دل میں جوخیالات آتے ہیں ان تک سے ہم خوب واقف ہیں،اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں

اس آیت میں ہے میں انسان کے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں

7۔ و للہ المشرق و المغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ان اللہ واسع علیم ۔(آیت ۱۱۵،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔مشرق اورمغرب سب اللہ ہی کی ہیں اس لئے جس طرف بھی تم رخ کروگے، وہیں اللہ کا رخ ہوگا، بیشک اللہ بہت وسعت والا ہے، بڑا علم رکھنے والا ہے

ان 7 آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے،لیکن بغیر مکان اور بغیر کیفیت کے ہے

یہ جماعت ایک نکتہ بھی اٹھاتی ہے کہ اگر ہم اللہ کو عرش پر مستوی مان لیں،اور یہ کہیں کہ اللہ عرش پر مستوی ہے تو، یہ اشکال ہوگا کہ عرش بنانے سے پہلے اللہ کہاں تھے؟

[۲] دوسری جماعت

دوسری جماعت کی رائے یہ ہے کہ اللہ اپنی شان کے مطابق عرش پر ہے

لیکن کس کیفیت سے ہے وہ اس کے بارے میں بحث نہیں کرتی، کیونکہ اللہ جہت سے اور کیفیت سے بالکل پاک ہے

وہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے 7 آیتوں میں کہہ دیا کہ اللہ عرش پر ہے تو ہم اس کو مان لیتے ہیں اور انکی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، اور اس کی کوئی تاویل کرنا مناسب نہیں سمجھتے

یہ حضرات اوپر کی 7 آیتیں جن میں ہے کہ اللہ ہر جگہ ہے یہ جواب دیتے ہیں کہ اللہ علم وبصیرت اور قدرت کے ساتھ ہر جگہ ہیں

انکی دلیل یہ 7 آیتیں ہیں

8۔الرحمن علی العرش استوی ۔(آیت ۵،سورت طہ ۲۰)

ترجمہ۔وہ بڑی رحمت والا عرش پر استوا فرمائے ہوئے ہیں

9۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموات و الارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش ۔(آیت ۵۴،سورت الاعراف ۷) ۔ترجمہ۔ یقیناً تمہار پروردگار وہ اللہ ہے جس نے سارے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر استوا فرمایا،

10۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموات و الارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش ۔(آیت ۳،سورت یونس ۱۰)۔ترجمہ۔ یقیناً تمہار پروردگار وہ اللہ ہے جس نے سارے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر استوا فرمایا،

11۔ اللہ الذی رفع السموات بغیر عمد ترونھاثم استوی علی العرش ۔(آیت۲، سورت الرعد۱۳)۔ترجمہ۔ اللہ وہ جس نے ایسے ستونوں کے بغیر آسمانوں کو بلند کیا جو تمہیں نظر آسکیں پھراس نے عرش پر استوا فرمایا

12۔ الذی خلق السموات و الارض و ما بینھما فی ستة ایام ثم استوی علی العرش ۔(آیت۵۹،سورت الفرقان۲۵)۔ترجمہ۔ وہ اللہ جس نے چھ دن میں سارے آسمان اور زمین اورانکے درمیان کی چیزیں پیدا کیں، پھراس نے عرش پر استوا فرمایا۔

13۔ اللہ الذی خلق السموات و الارض و ما بینھما فی ستة ایام ثم استوی علی العرش ۔(آیت۴،سورت السجدۃ۳۲)۔ترجمہ۔ اللہ وہ ہے جس نے سارے آسمان اور زمین اور جوانکے درمیان میں ہیں چھ دن میں پیدا کیا پھراس نے عرش پر استوا فرمایا

14۔ ھو الذی خلق السموات و الارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش ۔(آیت ۴،سورت الحدید۵۷)۔ترجمہ۔ وہی ہے جس نے سارے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھراس نے عرش پر استوا فرمایا

ان 7 آیتوں میں ہے کہ اللہ نے عرش پر استوا فرمایا

اس لئے یہ دوسری جماعت اس بات کی قائل ہوئی کہ اللہ عرش پر مستوی ہے، باقی کس انداز میں ہے یہ معلوم نہیں، بس اللہ کی شان کے مطابق مستوی ہے۔

لغت : استوی :عربی لفظ ہے،اس کا معنی ہے،سیدھا ہونا،قائم ہونا،قابو پانا،اور بعض اوقات اس کے معنی، بیٹھنے ، کے بھی ہوتے ہیں، یہ لفظ متشابہات میں سے ہے اس لئے اللہ کے لئے اس کا کوئی معنی متعین کرنا مشکل ہے، کیونکہ وہ سیدھا کھڑے ہونے اور قائم ہونے سے پاک ہے، وہ کسی کیفیت سے بھی پاک ہے۔

عرش ایک بہت بڑی مخلوق ہے

15۔اللہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم ۔(آیت ۲۶،سورت النمل ۲۷)

ترجمہ۔ اللہ وہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے،اور جو عرش عظیم کا مالک ہے

16۔ لا الہ الا ھو علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم ۔(آیت ۱۲۹،سورت التوبۃ ۹)

ترجمہ۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے

یہ آیتیں اور بہت سی آیتوں سے معلوم ہوا کہ عرش ایک بڑی اور عظیم مخلوق ہے،جس کو اللہ نے پیدا کیا ہے

کرسی

کرسی بھی اللہ کی ایک مخلوق ہے،لیکن عرش کے مقابلے پر کرسی کی حیثیت بہت کم ہے،جیسے صحرا میں ایک کڑا ڈال دیا گیا ہو،تو صحرا کے مقابلے میں لوہے کے حلقے کی کوئی حیثیت نہیں رہتی،اسی طرح عرش کے مقابلے میں کرسی کی کوئی خاص حیثیت باقی نہیں رہتی۔۔باقی یہ کیسی ہے اللہ ہی جانے

لیکن یہ کرسی پھر بھی اتنی بڑی ہے کہ تمام زمین اور آسمان کو گھیرے ہوئی ہے۔

اس آیت میں کرسی کا ثبوت ہے۔

17۔ وسع کرسیہ السماوات والارض و لا یودہ حفظھما و ھو العلی العظیم ۔(آیت،۲۵۵سورت البقرۃ ۲) ترجمہ۔ اس کی کرسی نے سارے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے،اور ان دونوں کی نگہبانی سے اسے ذرا بھی بوجھ نہیں ہوتا اور وہ بڑا عالی مقام عظمت والا ہے۔

[۳] تیسری جماعت

تیسری جماعت کی رائے یہ ہے کہ اللہ کائنات میں علم ،قدرت ، اور بصیرت کے ساتھ ہے، ذات کے ساتھ کائنات میں نہیں ہے، باقی کہاں ہے اس بارے میں وہ خاموش ہے

ان کی دلیلیں یہ ہیں

۔وہ فرماتے ہیں کہ کائنات اللہ ہی کا پیدا کردہ ہے، تو وہ کائنات میں کیسے ہوں گے

۔دوسری بات یہ ہے کہ کائنات فانی ہے، پس اگر اللہ کی ذات اس میں موجود ہو تو اللہ کی ذات بھی فانی ہو جائے گی، اس لئے یہ کہا جائے کہ علم و بصیرت کے اعتبار سے اللہ کائنات میں ہے

ان کی آیتیں یہ ہیں

18۔و کان اللہ بکل شیء محیطا ۔(آیت۱۲۶، سورت النساء۴)

ترجمہ۔اور اللہ نے ہر چیز کو اپنی قدرت کے احاطے میں لیا ہوا ہے

19۔الا انہ بکل شیء محیط ۔(آیت۵۴، سورت فصلت۴۱)

ترجمہ۔یاد رکھو کہ اللہ ہر چیز کو احاطے میں لئے ہوئے ہے

20۔و اللہ بما یعلمون محیط۔(آیت۴۷، سورت الانفال۸)

ترجمہ۔جو کچھ تم کرتے ہو اللہ سارے کو احاطے میں لئے ہوئے ہے

ان 3 آیتوں میں ہے کہ اللہ سب چیز کو احاطے میں لئے ہے، اس لئے وہ علم کے اعتبار سے کائنات میں ہے، ذات کے اعتبار سے نہیں

21۔ یحی و یمیت و ھو علی کل شیء قدیر ۔(آیت۲،سورت الحدید۵۷)

ترجمہ۔اللہ ہی زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے

22۔بلی انه علی کل شیء قدیر ۔(آیت۳۳،سورت الاحقاف۴۶)

ترجمہ۔وہ بیشک ہر چیز کی پوری قدرت رکھنے والا ہے

23۔تبارک الذی بیده الملک و ھو علی کل شیء قدیر ۔(آیت۱،سورت الملک ۶۷). ترجمہ۔ بڑی شان ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

24۔و یجعل من یشاء عقیما انه علیم قدیر ۔(۵۰،سورت الشوری۴۲)

ترجمہ۔اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے، یقیناً وہ بہت جاننے والا بھی، بہت قدرت والا بھی ہے

ان 7 آیات میں ہے کہ اللہ علم قدرت اور ملکیت کے اعتبار سے پوری کائنات کو گھیرے ہوا ہے۔
اس لئے یہ تیسری جماعت کہتی ہے کہ اللہ علم ،قدرت ، اور بصیرت کے اعتبار سے کائنات میں موجود ہے، ذات کے اعتبار سے نہیں

[۴] چوتھی جماعت

چوتھی جماعت کی رائے یہ ہے کہ اللہ اپنی شان کے مطابق بلندی پر ہے۔ یہ جماعت کوئی بڑی نہیں ہے اللہ کتنی بلندی پر ہے، وہ اس بارے میں کوئی تعین نہیں کرتی، لیکن انکی شان کے لحاظ سے وہ بلندی پر ہے

انکی دلیل یہ آیتیں ہیں

25۔**یخافون ربھم من فوقھم و یفعلون ما یومرون** ۔(آیت ۵۰،سورت النحل ۱۶)۔ترجمہ۔ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں، جو انکے اوپر ہیں اور وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے

26۔**الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه**۔(آیت ۱۰،سورت فاطر ۳۵)

ترجمہ۔ پاکیزہ کلمہ اسی کی طرف چڑھتا ہے،اور نیک عمل اس کو اوپر اٹھاتا ہے

27۔**من اللہ ذی المعارج ، تعرج الملائکة و الروح الیه فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة**۔(آیت ۴،سورت المعارج ۷۰)

ترجمہ۔ وہ عذاب اللہ کی طرف سے آئے گا جو چڑھنے کے تمام راستوں کا مالک ہے،فرشتے اور روح القدوس اس کی طرف ایک ایسے دن میں چڑھ کر جاتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے

28۔**یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیه فی یوم کان مقدارہ الف سنة مما تعدون**۔(آیت ۵،سورت السجدۃ ۳۲)

ترجمہ۔ وہ آسمان سے لیکر زمین تک ہر کام کا انتظام کرتا ہے، پھر وہ کام ایک ایسے دن میں اس کے پاس اوپر پہنچ جاتا ہے جس کی مقدار تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار سال ہوتی ہے

ان 4 آیتوں میں اس کا اشارہ ہے کہ اللہ بلندی پر ہے

1۔عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ینزل ربنا عز و جل کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر ۔(ابوداود شریف، کتاب التطوع، باب ای اللیل افضل، ص ۱۹۷، نمبر ۱۳۱۵)۔ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ ہمارا رب ہر رات میں، جب تین پہر باقی رہ جاتا ہے تو سماء دنیا کی طرف اترتا ہے

اس حدیث کے اشارے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ بلندی پر ہے،

اس لئے اس چوتھی جماعت کی رائے یہ ہے کہ اللہ بلندی پر ہے، باقی کس کیفیت میں ہے اس بارے میں ہم بحث نہیں کرتے، بس اپنی شان کے مطابق ہے۔

[۵] پانچویں جماعت

اللہ اپنی شان کے مطابق آسمان پر ہے

یہ کوئی بڑی جماعت نہیں ہے بلکہ کچھ لوگوں کی رائے ہے اور یہ رائے اوپر کی رائے کے قریب قریب ہے

ان کی دلیل یہ حدیث ہے

2۔عن معاوية بن الحكم السلمى قال بينا انا اصلى مع رسول الله ﷺ ...قال و كانت لى جارية ترعى غنما لى ...قال ائتنى بها فأتيته بها فقال لها ، اين الله ؟ ، قالت فى السماء ، قال من انا قالت انت رسول الله ، قال اعتقها فانهامؤمنة ۔(مسلم شریف، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ ونسخ ما کان من اباحتہ۔ص ۲۱۸،نمبر ۱۱۹۹/۵۳۷)

ترجمہ۔ ہم لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔۔۔میرے پاس ایک باندی تھی، جو میری بکری چراتی تھی ۔۔۔ حضورؐ نے فرمایا کہ باندی کو میرے پاس لاؤ،تو ہم باندی کو حضورؐ کے پاس لائے،تو آپؐ نے باندی سے پوچھا کہ، اللہ کہاں ہے؟، باندی نے کہا، آسمان میں، پھر پوچھا کہ میں کون ہوں، باندی نے کہا، آپ اللہ کے رسول ہیں،، حضورؐ نے فرمایا کہ اس باندی کو آزاد کردو، یہ مومنہ ہے

اس حدیث میں ہے کہ باندی نے کہا کہ اللہ آسمان میں ہے،تو آپؐ نے اس کو قبول فرمایا۔

اس لئے اس جماعت کی رائے ہے کہ اللہ آسمان ہے، اب کس کیفیت میں ہے اس بارے میں وہ بحث نہیں کرتی، بس اس کی شان کے مطابق ہے۔

[۶] چھٹی جماعت

چھٹی جماعت کی رائے یہ ہے کہ استواعلی العرش،اللہ کہاں ہے،اللہ کا چہرہ،اللہ کا ہاتھ،اللہ کا قدم،اللہ کی انگلی،اللہ کا نزول، یہ سب متشابہات میں سے ہیں،اس لئے انکے بارے میں یہ کہا جائے کہ ان کا معنی معلوم ہے،لیکن کیفیت معلوم نہیں، اس پر ایمان رکھنا واجب ہے،اور انکے بارے میں بحث کرنا بدعت ہے،اس لئے اس کے بارے میں چپ رہنا ہی بہتر ہے۔

انکے یہاں حضرت امام مالک ؒ کا یہ قول بہت مشہور ہے

۔سمعت یحی بن یحی یقول کنا عند مالک بن انس فجاء رجل فقال یا ابا عبد اللہ ، الرحمن علی العرش الستوی (آیت۵،سورت طہ) **کیف استوی ، قال فاطرق مالک رأسہ حتی علاہ الرحضاء ثم قال الاستوی غیر مجھول ، و الکیف غیرمعقول ،و الایمان بہ واجب ، و السوال عنہ بدعۃ ، و ما اراک الا مبتدعا ، فامر بہ ان یخرج ، قال الشیخ : و علی مثل ھذا درج اکثر علمائنا فی مسئلۃ الاستوی ، و فی مسئلۃ المجی ، و الاتیام ، و النزول ۔**(اسماءوالصفات، للبیہقی ،کتاب الاعتقاد للبیہقی ، باب القول فی الاستوی، ج۱،ص۱۱۶رشرح فقہ اکبر،ص۷۰)

ترجمہ۔ ہم مالک بن انسؒ کے پاس موجود تھے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابو عبداللہ ! رحمٰن تو عرش پر مستوی ہے،تو استوی کی کیفیت کیا ہے؟،حضرت مالکؒ نے اپنا سر نیچا کیا، یہاں تک کہ ان پر پسینہ آ گیا، پھر انہوں نے فرمایا استوی کا معنی مجھول نہیں ہے،اس کی کیفیت سمجھ میں نہیں آتا ،اس پر ایمان رکھنا واجب ہے،اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔ پھر فرمایا کہ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ

آدمی بدعتی ہے، اس لئے اس آدمی کو نکال دینے کا حکم دیا۔ شیخ فرماتے ہیں، ہمارے علماء نے، اللہ کے آنے کا، اتیام، کا، اور اترنے، کے معاملے کو بھی، اسی استوی میں ہی شامل کئے ہیں [یعنی اس کے بارے میں بھی سوال کرنا بدعت ہے]

اس عبارت میں یہاں تک ہے کہ حضرت امام مالک ؒ نے استوی کے بارے میں سوال کرنے والے کو بدعتی کہا، اور اس کو کمرے سے نکال دیا

انکی دلیل یہ آیت ہے

29۔ ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابھات ، فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ و ابتغاء تاویلہ و ما یعلم تاویلہ الا اللہ و الراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا و ما یذکر الا اولوا لباب ۔(آیت ۷ سورت آل عمران ۳)،

ترجمہ۔ اے رسول وہی اللہ ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے، جس کی کچھ آیتیں تو محکم ہیں جن پر کتاب کی اصل بنیاد ہے، اور کچھ دوسری آیتیں متشابہ ہیں، اب جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ فتنہ پیدا کریں اور ان آیتوں کی تاویلات تلاش کریں، حالانکہ ان آیتوں کا ٹھیک ٹھیک مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور جن لوگوں کا علم پختہ ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ، ہم اس مطلب پر ایمان لاتے ہیں جو اللہ کو معلوم ہے، سب کچھ ہمارے رب ہی کی طرف سے ہے، اور نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں

اس آیت میں نصیحت کی گئی ہے کہ متشابہ الفاظ کے پیچھے نہ پڑیں، بلکہ ایسے موقع پر ان آیتوں پر ایمان رکھیں اور چپ رہیں ، اس لئے ہم، استوی، کی تحقیق میں نہیں پڑتے، بلکہ چپ رہتے ہیں

امام ابوحنیفہؒ کی رائے

اس بارے میں امام ابوحنیفہؒ کی رائے یہ ہے کہ، یوں کہا جائے کہ اس کا معنی معلوم ہے، لیکن کیفیت معلوم نہیں ہے، کیونکہ کیفیت کا علم ہمیں نہیں ہے، شرح فقہ اکبر جو امام ابوحنیفہؒ کی مشہور کتاب ہے اس کی عبارت یہ ہے۔

۔و له يد و وجه و نفس كما ذكره الله تعالى فى القرآن ، فما ذكره الله تعالى فى القرآن من ذكر الوجه و اليد و النفس فهو له صفات بلا كيف ،

و لا يقال: ان يده قدرته او نعمته لان فيه ابطال الصفة و هو قول اهل القدر و الاعتزال ، و لكن يده صفته بلا كيف، وغضبه و رضاه صفتان تعالى بلا كيف ۔(شرح کتاب الفقہ الاکبر، ص٦٦۔٦٨،)

ترجمہ۔اللہ کے لئے ہاتھ، چہرہ، نفس، جیسا کہ قرآن میں اس کا ذکر ہے، [اس پر ایمان رکھے] پس اللہ تعالی نے قرآن میں جو ذکر کیا ہے، چہرہ، ہاتھ، نفس، تو یہ اللہ کی صفت ہے، لیکن بغیر کیفیت کے ہے اور یہ نہ کہا جائے، کہ اللہ کے ہاتھ کا مطلب، اس کی قدرت ہے، یا اللہ کی نعمت ہے، اس لئے کہ اس تاویل کرنے میں اللہ کی صفت کو باطل کرنا ہے، قدریہ اور معتزلہ جماعت کی رائے یہی ہے کہ، [اللہ کا ہاتھ کا مطلب اس کی قدرت یا اس کی نعمت ہے] لیکن اصل بات یہ ہے کہ، اللہ کے ہاتھ کا مطلب ہے، اس کی صفت، لیکن بغیر کیفیت کے۔اللہ کا غصہ، اور اللہ کی رضا مندی دونوں اللہ کی صفتیں ہیں، لیکن بغیر کیفیت کے۔

اور شارحین نے، الرحمٰن علی العرش استوی کو بھی اسی میں داخل کیا ہے کہ استوی کا معنی معلوم ہے، لیکن کس کیفیت میں اللہ نے عرش پر استوی کیا ہے یہ معلوم نہیں ہے، اور نہ کسی آیت، یا حدیث سے اس کی

کیفیت کا پتہ چلتا ہے،اس لئے یہ متشابہات میں سے ہے،اس لئے اس پر خاموش ہی رہنا چاہئے۔

امام غزالیؒ کی رائے

امام غزالیؒ نے فرمایا کہ استوی کا ترجمہ عرش پر مستقر ہونے ،یا بیٹھنے کا نہیں ہے، بلکہ اس کا ترجمہ ہے

عرش کی حفاظت کی، عرش پر قبضہ کیا ،عرش کو باقی رکھا،

اگر، **علی العرش استوی**، کا ترجمہ، عرش کی حفاظت کی، عرش پر قبضہ کیا،،عرش کو باقی ،رکھا، کیا جائے تو اس میں اللہ کی کیفیت نہیں آتی ،اسلئے اس ترجمہ میں کیفیت کی بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے

ان کی عبارت یہ ہے

۔استوی کا مفہوم یہ بیان کیا ہے۔﴿**علی العرش استوی**﴾ **قهر ، حفظ، و ابقی** ۔(قواعد العقاعد،ص ۱۶۷)،عرش پر مستوی ہوئے ،یعنی اس پر قاہر ہوئے ،اس کی حفاظت کی ،اور اس کو باقی رکھا ،انہوں نے یہ ترجمہ نہیں کیا کہ اللہ عرش پر مستقر ہوئے، یا مستوی ہوئے۔

امام طحاویؒ کا مسلک

امام طحاویؒ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ عرش اور کرسی حق ہے،لیکن اللہ عرش اور کرسی سے بے نیاز ہے

،انکی عبارت یہ ہے۔ **و العرش و الکرسی حق، و هو عزو جل مستغنی عن العرش و ما دونه**۔(العقیدۃ الطحاویۃ ،عقیدہ نمبر۴۹۔۵۰،ص ۱۳

ترجمہ۔عرش اور کرسی حق ہے،لیکن اللہ تعالی عرش اور کرسی سے بے نیاز ہے

یہ 6 جماعتیں اور 4 بزرگوں کی رائیں آپ کے سامنے ہیں،آپ خود بھی غور کریں

یہ الفاظ بھی متشابہات میں سے ہیں

[ا] استوی علی العرش کے علاوہ، یہ 9 الفاظ بھی متشابہات میں سے ہیں
ابھی اوپر آیت گزری۔لیس کمثلہ شیء ۔(آیت ۱۱،سورت الشوری ۴۲)
ترجمہ۔کوئی چیز اللہ کے مثل نہیں ہے،
اس لئے کہ اللہ کے ہاتھ، چہرہ وغیرہ ہمارے ہاتھ چہرہ کی طرح نہیں ہو سکتے ،ان کا حقیقی معنی اللہ ہی کو معلوم ہے،اس لئے یہ الفاظ اور اعضاء متشابہات میں سے ہیں ،اور متشابہات میں زیادہ گھسنے سے آیت میں منع فرمایا ہے،اس لئے ان الفاظ پر ایمان رکھے،اور زیادہ گھسنے سے احتراز کرے
مفسر حضرات نے موقع محل کے اعتبار سے ان الفاظ کا ترجمہ کیا ہے، جو حقیقی ترجمہ تو نہیں ہے، لیکن لوگوں کو سمجھانے کے لئے ان جملوں کا قریب قریب مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی ہے
وہ نو اعضا یہ ہیں
[ا] اللہ کا ہاتھ
[۲] اللہ کا چہرہ، وجہ اللہ
[۳] اللہ کا نفس
[۴] اللہ کی آنکھ
[۵] دائیں ہاتھ
[۶] انگلی
[۷] قدم
[۸] اللہ کا اترنا

[۹] حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا کرنا

[۱] اللہ کے ہاتھ کے لئے یہ آیتیں ہیں

30۔ و قالت الیھود ید اللہ مغلولۃ غلت ایدیھم و لعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء۔ (آیت ۶۴ سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ۔اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، ہاتھ تو خود انکے بندھے ہوئے ہیں، اور جو بات انہوں نے کہی ہے اس کی وجہ سے ان پر لعنت الگ پڑی ہے ورنہ اللہ کے دونوں ہاتھ پوری طرح کشادہ ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے

31۔ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ، ید اللہ فوق ایدیھم۔ (آیت ۱۰، الفتح ۴۸)

ترجمہ۔اے پیغمبر جو لوگ تم سے بیعت کر رہے ہیں وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے

32۔فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء ۔ (آیت ۸۳، سورت یٰسین ۳۶)

ترجمہ۔غرض پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے

ان تین آیتوں میں اللہ کے ہاتھ کا ذکر ہے

[۲] اللہ کا وجہ یعنی چہرہ کے لئے یہ آیتیں ہیں

33۔ و للہ المشرق و المغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ان اللہ واسع علیم ۔ (آیت ۱۱۵، سورت البقرۃ ۲) ۔ترجمہ۔اور مشرق اور مغرب سب اللہ ہی کی ہیں لھذا جس طرف بھی تم رخ

کروگے وہیں اللہ کا رخ ہوگا بیشک اللہ بہت وسعت والا بڑا علم رکھنے والا ہے

34۔و ما تنفقوا من خير فلانفسكم ، و ما تنفقون الا ابتغاء وجه الله (آیت۲۷۲، سورت البقرۃ ۲)۔ترجمہ۔اور جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو وہ تمہارے فائدے کے لئے ہوتا ہے ، جبکہ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے سوا کسی اور غرض سے خرچ نہیں کرتے ہو

35۔و ما اٰتيتم من زكوة تريدون وجه الله فاولئک هم المفلحون۔(آیت۳۹، سورت الروم۳۰)۔ترجمہ۔اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو،تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو اپنے مال کو کئی گنا بڑھا لیتے ہیں

ان تینوں آیتوں میں اللہ کے وجہ،یعنی چہرے کا ذکر ہے

[۳] نفس کے لئے یہ آیت ہے

36۔تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسک۔(آیت۱۱۶،سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ۔آپ وہ باتیں جانتے ہیں جو میرے دل میں پوشیدہ ہیں،اور میں آپ کی پوشیدہ باتوں کو نہیں جانتا۔۔۔اس آیت میں نفس کا ذکر ہے

[۴] آنکھ کے لئے یہ آیت ہے

37۔و لتصنع علی عینی۔(آیت ۳۹،سورت طٰہٰ۲۰)

ترجمہ۔اور یہ سب اس لئے کیا تھا تاکہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ۔یہ حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا

اس آیت میں عین،یعنی آنکھ کا ذکر ہے

[۵] یمین کے، یعنی دائیں ہاتھ کے لئے یہ آیت ہے

38۔و السموات مطویات بیمینه۔(آیت ٦٧،سورت الزمر٣٩)

ترجمہ۔اور سارے کے سارے آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے

[٦] انگلی کے لئے یہ حدیث ہے

3۔ان قلوب بنی آدم کلها بین اصبعین من اصابع الرحمن ۔(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن العاص، ج ۱۱، ص ۱۳۰، نمبر ۶۵۶۹)

۔ترجمہ۔تمام ابن آدم کے دل رحمٰن کی انگلیوں میں ہیں

اس حدیث میں اللہ کی انگلیوں کا ذکر ہے

[۷] قدم کے لئے یہ حدیث ہے

4۔عن ابی هريرة ...یقال لجهنم هل امتلأت و تقول هل من مزید ؟ فیضع الرب تبارک و تعالی قدمه علیها فتقول قط قط (بخاری شریف، کتاب سورۃ ق، اب قولہ وتقول ھل من مزید، ص ۸۵۸، نمبر ۴۸۴۹)

ترجمہ۔جہنم سے پوچھا جائے گا کیا تم بھرگئی ؟، تو جہنم کہے گی کہ اور بھی دیں، تو اللہ تعالی اس پر اپنے قدم کو رکھ دیں گے تو جہنم کہنے لگے گی، بس بس ۔۔اس حدیث میں اللہ کے قدم کا ثبوت ہے۔

[۸] اترنے کے لئے یہ حدیث ہے

5۔عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال ینزل ربنا عز و جل کل لیلة الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر ۔(ابوداود شریف، کتاب التطوع، باب ای اللیل افضل، ص ۱۹۷، نمبر ۱۳۱۵)

۔ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ ہمارارب ہر رات میں، جب تین پہر باقی رہ جاتا ہے تو سماء دنیا کی طرف اترتا ہے۔۔۔اس حدیث میں اللہ کے اترنے کا ثبوت ہے۔

[۹]حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے

6۔عن ابی ھریرۃ عین النبی ﷺ قال خلق اللہ آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا ۔(بخاری شریف، کتاب لاستئذان، باب بدء السلام، ص ۱۰۸۴نمبر ۶۲۲۷ /مسلم شریف، کتاب الجنۃ ونعیمھا، باب یدخل الجنۃ اقوام أفئدتھم مثل أفئدۃ الطیر، ص ۱۲۳۴، نمبر ۲۸۴۱ /۷۱۶۳)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ اللہ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا کیا، ان کی اونچائی ساٹھ ہاتھ تھی

اس حدیث میں ہے کہ حضرت آدم کو اللہ نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے

یہ الفاظ متشابہات میں سے ہیں، اس کے اندر کے معنی نکالنے میں زیادہ نہ پڑیں۔

اس عقیدے کے بارے میں 38 آیتیں اور 6 حدیثوں میں آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں